راولپنڈی، اسلام آباد، مظفرآباد، لاہوراور پشاور میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والا منفرد اخبار

Web:www.aikawaz.com , Email:dailyaikawaz@gmail.com

ABC Certified

کرپشن اور ناانصافی کے خلاف

Daily: Aik Awaz

روزنامہ ایک آواز راولپنڈی

Fax:051-4456660

0300-5258335

ایڈیٹر: سید ضیاء گیلانی

جلد	11	جمعۃ المبارک،06 جمادی الثانی، 1447ھ، 28 نومبر، 2025، صفحات 08 قیمت 30 روپے	شمارہ	216

وفاقی محتسب کے حکم پر درخواست گزار کے خاندانی ریکارڈ سے 5 اجنبی لوگوں کو پندرہ دن کے اندر نکلوا دیا گیا

اس بروقت اور منصفانہ فیصلے پر درخواست گزار نجیب اللہ نے وفاقی محتسب کا شکریہ ادا کیا

کوئٹہ (نزیر احمد قادری سے) درخواست گزار نجیب اللہ نے بتایا کہ ان کے خاندانی ریکارڈ میں 5 اجنبی لوگ شامل ہو گئے تھے۔ وہ 2022 سے انہیں ریکارڈ سے نکالنے کے لیے متعدد بار نادرا آفس گئے۔ تمام ڈاکومنٹس پیش کیے لیکن کوئی شنوائی نہ ہو سکی۔ پچھلے تین سال سے یہ مسئلہ چلتا رہا حل نہ ہوا۔ لہذا، انہوں نے اپنے مسئلے کے جلد حل کے لیے وفاقی محتسب کوئٹہ سے رجوع کیا اور متعلقہ محکمے کے خلاف درخواست دائر کی درخواست موصول ہوتے ہی وفاقی محتسب کوئٹہ نے بروقت انکوائری کا آغاز کیا اور متعلقہ محکمے کو طلب کر کے کیس کی فوری سماعت شروع کر دی۔ سماعت کے دوران متعلقہ محکمہ کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ لہذا، وفاقی محتسب نے احکامات جاری کیے کہ درخواست گزار کے خاندانی ریکارڈ سے اجنبی لوگوں کو نکال دیا جائے۔ احکامات موصول ہوتے ہی متعلقہ محکمے نے درخواست گزار کے خاندان سے پانچ رجسٹرڈ اجنبی لوگوں کو نکال دیا۔ اس بروقت اور منصفانہ فیصلے پر درخواست گزار نے وفاقی محتسب کا شکریہ ادا کیا۔

ABC CERTIFIED
لاہور اسلام آباد کراچی پشاور کوئٹہ گوادر سکھر مظفر آباد گلگت ملتان سے بیک وقت شائع ہونے والا
E.Mail:badaltazamanadaily@gmail.com
زمانے کی قسم (جس کی گردش انسانی حالات پر گواہ ہے) ○ القرآن
DAILY BADALTA ZAMANA MULTAN
چیف ایڈیٹر امتیاز احمد گھمن
روزنامہ بدلتا زمانہ ملتان
ایڈیٹر محمد اکمل ونیس منیجنگ ایڈیٹر میاں عبدالرؤف قریشی

مظلوموں کی دادرسی کے تناظر میں مثبت پیشرفت

بازگشت

عبدالحکیم غوری

کسی قوم یا معاشرے کی بربادی اور زوال کی سب سے بڑی وجہ اس کا نظام انصاف سے محروم ہونا ہوتا ہے جو قومیں یا معاشرے اپنے افراد کو انصاف دینے سے قاصر رہتے ہیں وہ جلد ہی تباہی و بربادی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایک قابل رشک نظام انصاف معاشرے کے ہزاروں عیوب پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ مغربی معاشروں میں عام آدمی کو انصاف میسر ہے اس لیے ان کی بہت ساری خرابیاں دبی ہوئی ہیں، جبکہ ہمارے معاشرے میں انصاف کی صورتحال بہت ہی شرمناک ہے اس لیے ہماری ہزاروں خوبیاں بھی بری دکھائی دیتی ہیں۔ پاکستان کے نظام عدل پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لیکن مستند ترین بات وہ نظر آتی ہے جو ساؤتھ پنجاب و ریجنل ہیڈ وفاقی محتسب اعلیٰ ڈاکٹر زاہد ملک کے الفاظ میں کی گئی ہو۔ گزشتہ دنوں اتحاد پریس کلب شجاع آباد کے صحافیوں سے ایک غیر رسمی گفتگو کرتے ہوئے ادارہ وفاقی محتسب اعلیٰ کی کارکردگی پر تفصیلی روشنی ڈالی اس میں کوئی شک نہیں، کہ اس ادارے نے اپنے اچھے کردار کی وجہ سے بہت نیک نامی اور شہرت حاصل کی ہے۔ اس دوران ڈاکٹر زاہد ملک نے ایک مثال دی، کہ ایک سائل نے ہائی کورٹ میں محکمہ بجلی کے خلاف ایک کیس دائر کیا ہوا تھا 11 سال کے بعد ہائی کورٹ نے وہ کیس ہمیں بھیج دیا اس کیس کا ہم نے 15 یوم میں فیصلہ کر دیا۔ اتنا فوری انصاف فراہم کرنے پر عقل حیران ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر زاہد ملک کی اس مثال کے بعد ان کے ارشادات سے قبل ذرا ہمارے نظام انصاف کی مبادیات پر ایک نظر ڈال لیجئے۔۔۔۔۔ جب کوئی واقعہ قانون کے خلاف ہوتا ہے تو لوگ سب سے پہلے پولیس کے پاس جاتے ہیں، پولیس کیس تیار کر کے عدالت میں پہنچا دیتی ہے، عدالت میں دونوں فریقوں کے وکیل گرما گرم بحث کر کے کیس کے سارے پہلو اجاگر کر دیتے ہیں اور جج کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ آخری کام جیلوں میں ہوتا ہے جہاں مجرم اپنے کیے کی سزا بھگتا ہے۔ وہ وجوہات ایسی ہیں جنہوں نے پولیس کو انتہائی نا اہل بنا رکھا ہے۔ پہلی بات پولیس کی ہوس زر ہے پولیس کو انصاف سے کوئی غرض نہیں ہوتی، بلکہ اس کی نظر صرف اور صرف پیسے پر ہوتی ہے۔ دونوں فریقوں سے جس قدر پیسے نکل سکتے ہیں نکال لو۔۔۔۔ دوسری مصیبت سیاسی دباؤ ہے اگر متعلقہ فریقین میں سے کوئی حکام بالا تک رسائی رکھتا ہے تو اس کی سفارش سے کیس خراب ہو جاتا ہے، پولیس کیس خراب کرنے کے فن میں بڑی طاقتور ہوتی ہے، کہ اس میں جان بوجھ کر ہزاروں سقم پیدا کر دیے جاتے ہیں۔ کبھی ملزم کے باپ کا نام غلط، کبھی پیشہ غلط، کبھی تاریخ غلط، کبھی گواہوں کے بیانات میں تضادات۔۔۔۔ غرض انتہائی الجھا ہوا کیس عدالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ وہاں وکیل اس کیس کے ساتھ وہی سلوک کرتے ہیں جو شکاری شکار کے ساتھ کرتے ہیں۔ وکیلوں کی غرض بھی یہی ہوتی ہے، کہ جس قدر پیسہ کھینچ سکتے ہیں کھینچ لیں۔ پھر جج کا نمبر آتا ہے۔ اور عدالتوں میں ججوں کی کرپشن، وکلاء کی ایک دوسرے کے ساتھ مل جانے کے قصے اہم ہیں پاکستان کا نظام عدل کی تباہی میں پولیس ججوں اور وکیلوں کا بڑا ہاتھ ہے، عدالتوں میں مقدمات کا ایک انتہائی سیلاب ہے سیلاب اس لیے ختم نہیں ہوتا، کہ ہر شہری ادارے شہری کو اس کا حق دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اس کی زیادہ ذمہ داری پولیس پر ہے۔ گزشتہ 40 سال سے انصاف مہیا کرنے والے اداروں پر زوال آیا ہوا ہے پرانے زمانے میں عدالتیں مقدمے کا فیصلہ کرنے میں ایک سال لیتی تھیں، اب 25 سال لے رہی ہیں۔ اکثر لوگ انصاف کا انتظار کرتے کرتے دوسری دنیا میں چلے جاتے ہیں۔ ہمارے آئین میں لکھا ہوا ہے، کہ عوام کو جلدی اور سستا انصاف دیا جائے گا، لیکن اب عوام سے اپنا وعدہ نبھانے میں ناکام رہے ہیں۔ ہمیں دیکھنا چاہیے کہ کون لوگ اس کے ذمہ دار ہیں اور اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ججوں کے ضابطہ اخلاق میں تحریر ہے، کہ جج اپنا کیس جلد از جلد نمٹانے کی کوشش کرے گا جو جج ایسا نہیں کرتا وہ اپنے منصب سے وفادار نہیں ہے۔ جج سارا کام اکیلے نہیں کر سکتا اس میں وکلاء کا کردار بہت اہم ہے۔ پاکستان کے جہاں سرکاری اداروں کے بارے میں عوام کی بے شمار شکایتیں ہیں اس کے برعکس وفاقی محتسب کا پاکستان میں ایک ایسا ادارہ بھی موجود ہے جہاں نہ کوئی وکیل کی ضرورت اور نہ سفارش کی زحمت، یہ ادارہ ملک کے طول و عرض میں ہزاروں شہریوں کو مفت انصاف فراہم کر رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں، کہ ایک درخواست پر سماعت کر کے فوری فیصلہ کر دیا جاتا ہے اس طرح غریب اور بے کس عوام کو فوری اور سستا انصاف مل جاتا ہے اور بلاشبہ پاکستان کا واحد ادارہ ہے جو، کہ کرپشن اور سفارش سے اب تک پاک ہے۔ کوآرڈینیٹر ساؤتھ پنجاب ڈاکٹر زاہد ملک وفاقی محتسب پاکستان اعجاز احمد قریشی کے پروگرام انصاف آپ کی دہلیز پر سلوگن کے تحت بڑی مہارت اور جانفشانی سے یہ کام انجام دے رہے ہیں۔ وہ ساؤتھ پنجاب بھر میں تحصیل مقامات پر کھلی کچہری منعقد کرتے ہیں اور مظلوموں کو سستا اور فوری انصاف فراہم کر کے ان کی دعائیں لیتے ہیں، یہی وجہ ہے، کہ یہ عوام کا اس ادارے پر اعتماد بڑھ رہا ہے۔ کسی سرکاری ادارے کی طرف سے جب شکایت گزار کی بآسانی دادرسی ہوتی ہے تو وہ اسی ادارے کے وقار اور عوام کے اعتماد میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اب ہم آتے ہیں ڈاکٹر زاہد ملک کے خیالات کی جانب جو ایک ایماندار وفاقی محتسب کے ادارے کے آفیسر ہیں۔ جنہوں نے بے شمار دکھی انسانوں کو ان کی دہلیز پر انصاف فراہم کیا، ان کی اس بہترین پرفارمنس کی بدولت مقامی انتظامیہ صحافی ان کی کارکردگی پر خوب خبریں لگاتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا، کہ اس وقت پاکستان سمیت دنیا کے 140 سے زائد ممالک میں محتسب کے ادارے کام کر رہے ہیں جہاں عام آدمی کو فوری اور سستا انصاف مل جاتا ہے۔ ڈاکٹر زاہد ملک نے کہا کہ میں اپنی ڈیوٹی ایک عبادت سمجھ کر دیتا ہوں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف جاگا رہتا ہے، مجھے پورا یقین ہے کہ میرا یہ حساب ہوگا میں انصاف فراہم کرنے میں مظلوم کی پوری طرح دادرسی کرتا ہوں اور خوشی یہ ہے، کہ جب کسی سائل کا کام میرٹ پر ہو جاتا ہے تو جب شکریہ ادا کرتا ہے تو اس کا چہرہ دیکھنے کے لائق ہوتا ہے، یہی میرا فخر ہے اور حیرت کی بات یہ ہے، کہ لوگ انصاف کے دریا کو اس کے فطری راستے پر بہنے نہیں دیتے۔ اپنی پسند کی جگہ پر دریا کاٹ کر نہر بنا لیتے ہیں۔ لوگوں کی خود غرضی کا یہ عالم ہے، کہ وہ اپنے ہی لوگوں کے حقوق غصب کر لیتے ہیں۔ بھائی بھائی کا حق مار لیتا ہے، ظالم بھی ہم ہی ہیں مظلوم بھی ہم ہیں۔ چند لاکھ لوگ انصاف کا خون کرنے سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور کروڑوں اذیت برداشت کرنے پر مجبور ہیں۔ وفاقی محتسب کا ادارہ کمزوروں کی مدد کرتا ہے آج کے دور میں سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ ہم نے انسانیت کو منڈی بنا دیا ہے رشوت کے بدلے انصاف سفارش کے بدلے عزت، طاقت کے بدلے قانون، دولت کے بدلے راستہ، یہ سب ہماری ناکامی ہے۔ ہم نے نظام کو پیسوں کا غلام بنا دیا اور پیٹ خالی والوں کو راستے سے ہٹا دیا۔ کبھی کسی امیر کا ہاتھ چوری پر کٹا؟ کبھی کسی افسر نے بھوک سے مجبور ہو کر دکان لوٹی؟ کیا کبھی طاقتور کے گھر میں فاقہ ہوا؟ اگر نہیں تو پھر قانون کی زد میں غریب ہی کیوں ہے؟ یہ عدل نہیں، یہ دین نہیں ہے، یہ شریعت نہیں ہے، یہ انسانیت نہیں ہے، میری نظر میں اصل جرم وہ نہیں کرتا جو بھوک سے مجبور ہوتا ہے اصل جرم وہ کرتا ہے جو اپنی طاقت کے باوجود بھوک کو ختم نہیں کرتا۔ اصل مجرم وہ ہے جو کرپشن سے خزانے لوٹ لیتے ہیں، جو عوام کا حق دبا لیتے ہیں، مگر ہمیشہ سزا اس کو ملتی ہے جس کے پاس وکیل نہیں ہوتا، رشتہ دار وزیر نہیں ہوتا، پیچھے کھڑا کوئی بڑا شخص نہیں ہوتا، ہم نے معاشرے کو دو حصوں میں بانٹ دیا ہے، ایک وہ جو کھاتے ہیں، ایک وہ جو بچا کچا اٹھاتے ہیں، ایک وہ جو قانون سے اوپر ہیں، ایک وہ جن پر قانون ٹوٹ پڑتا ہے ایک وہ جو جرم کریں تو "غلط فہمی" کہلاتی ہے۔ ایک وہ جو مجبور ہوں تو مجرم کہلاتے ہیں۔ آج کے امیروں کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے، کہ وہ کمزوروں کا بوجھ اٹھائیں ان کے پاس جو کچھ ہے وہ صرف ان کا نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی آزمائش ہے۔ دولت امتحان ہے، انعام نہیں طاقت ذمہ داری ہے فخر نہیں، میری نظر میں قانون جب تک کمزور کو سہارا نہیں دے گا تب تک عدل قائم نہیں ہوگا۔ ہمیں آج "عدل عمر" کی ضرورت ہے الفاظ کی نہیں عمل کی، ہمیں آج حب رسول ﷺ کی ضرورت ہے نعرے کی نہیں کردار کی، ہمیں آج انسانیت کی ضرورت ہے تقریر کی نہیں خدمت کی، اگر آج ہم یقین کر لیں کہ غریبوں کو سہولت دینا صرف عبادت ہے تو کل اس ملک کی قسمت بدل جائے گی۔ اگر امیر سمجھ جائیں کہ 10 فیصد اپنی دولت نکالنے سے کسی کا گھر جلنے سے بچ سکتا ہے۔ تو کل سماج کے چہروں پر خوشی ہوگی ہر شہری فیصلہ کرے، کہ اسے دوسروں کا ہاتھ تھامنا ہے۔ تو کل معاشرہ خود بخود باہر میں بدل جائے گا۔ آخر میں صرف ایک جملہ جس میں پوری انسانیت کا درد بس جاتا ہے۔

انصاف وہ ہے جو بھوکے کو زندہ رکھے اور قانون وہ ہے جو انسانیت کو نہ مارے۔ اس موقع پر میں کہتا ہوں، کہ ساؤتھ پنجاب کے وہ لوگ جنہیں وفاقی اداروں سے شکایات ہیں وہ ہم سے رجوع کریں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ان کے مسائل فوری حل کیے جائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔